جلد ۱۱ | بمبئی:- دوشنبہ - ۱۰ ذیالحجہ الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ فروردی سنہ ۱۹۰۶ عیسوی | نمبر ۶

مقدمۃ الجیش

بیٹھے سے بیگار بھلی

افسوس ہے کہ لارڈ کرزن کی بہت سی تمناؤں کا خون ہوگیا۔ بدنصیبی سے لندن پہنچتے ہی تبدیل وزارت ہوگئی۔ نئے انتخاب میں یہ امید تھی کہ ہاؤس آف کامنز میں بار یابی ہوگی۔ مگر ایک دوسرے چلتے پرزے نے اپنا اثر نگا لیا کہ مایوس ہونا پڑا وہ مدمقابل کوئی کالا آدمی یا ہندوستانی تو تھا نہیں کہ کہتا آپ چلئے قبلہ۔ ہاؤس آف لارڈز میں جگہ ہی مگر بیکار وہاں تقریری قابلیت دکھانے کا موقع ہی نہیں یہ بھی جی میں آئی کہ مضافات لندن میں جاکر کچھ بسنا ہیں مگر یہ بھی تدبیر کچھ بن نہ پڑی اب آخر میں یہی صلاح ٹہری کہ ہندوستان کی دہوانداز تقریروں کو

رعایا پروری

حضرت سلطان المعظم خلداللہ ملکہ نے یہ فرمان صادر فرمایا ہے کہ جامع حمیدیہ کے جگر خراش واقعہ میں جو جان نثار شہید ہوئے ہیں اونکی بیواؤں اور یتیموں کی ایک فہرست حضور سلطانی میں پیش ہو کہ اونکی پرورش کی فکر کیجائے۔ ایسے ہمدرد و رعایا پرور فیض گستر ظل اللہ سلطان کے متعلق بعض بدباطن حاسد خودغرض مفسدہ پرداز یہ کہتے ہیں کہ اونکی رعایا پر بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ یہ چاند پر خاک ڈالنا نہیں تو کیا ہے اس سے بڑھکر ان شریروں کی فتنہ انگیزی اور پست فطرتی کی اور کیا دلیل ہوگی کہ کرم کو ستم رحم کو سنگدلی ہمدردی کو بیدردی اور رعایا پروری کو خلق کشی بتاتے ہیں۔ ؎ چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔

بہت ما جے

نئے سکرٹری آف انڈیا مسٹر جان مارلے جنکی وسعت معلومات انصاف پسندی بیکسوئی اور بے لاگ خیالات کی آجتک دہوم مچی ہے کہ سنتا ہے اوس دشمن اسلام گلیڈسٹون کے شاگرد رشید ہیں اور اوسکے قدم بقدم چلنے کا وعدہ کئے ہیں جس نے ٹرہ پے میں سلطان المعظم کے حضرت سلطان المعظم اور دین اسلام کے خلاف زہر اگلنا اپنا میوہ کر رکھا تھا۔ اگر اسلام کی دشمنی اور سلطان سے عناد ان حضرت کو بھی ملا ہو تو ہندوستان کی مسلمان رعایا کا خدا حافظ ہے گو ابھی معلوم نہیں کہ آپ کونسا پہلو اختیار کرینگے لیکن انہوں نے ان معاملات میں گلیڈسٹون کی تقلید کی تو وہ اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارینگے اور برٹش گورنمنٹ کو جو بدنام کرینگے وہ نفع میں گلیڈسٹون کا جو حشر ہوا کیا انہیں

عید مبارک

آج جہان دیکھو ایک عجیب روح افزا نظارہ ہوگا کہ نئی روشنی سے تعلیم و تہذیب یافتہ مسلمان اپنے اپنے بنگلوں میں نماز پڑھا لینگے اور دیچارے غریب جاہل وحشی پرانے خیال والے مسجدوں میں نماز ادا کرکے ہر مسلمان بھائی سے معانقہ و مصافحہ کرینگے۔ مبارک سلامت کی دہوم ہوگی۔ ملاؤن کو جہری پہیرنے سے فرصت نہین ملیگی۔ مردون کی جمعی ہوئی کہ مویز دونوں سے تاج ادا ہو جائینگی۔ بہت سے مسلمان تہوڑی دیر کے لئے بھائی بھائی نظر آنے لگینگے۔ گلے ملنے کے ساتھ ہی دل سے دل ملجائینگے۔ غریب مسلمان بکرون کی قربانیون سے بڑے اپنی خود غرضیون کی اور عداوتون کی قربانیان کرینگے۔ جیسے تو کئی عیدون مین مختلف قسم کے معانقہ دیکھے ہین ان مین سے ایک تو وہ سچے جذبہ کا معانقہ ہے کہ جو خال خال برگزیدہ خدا رسیدہ مسلمانون مین پایا جاتا ہے یعنی وہ اپنے معانقہ مین اپنے تمام اغراض و مقاصد کو اپنے بھائی مسلمانون کے اغراض و مقاصد پر قربان کر دینے کا گویا معاہدہ کر لیتے ہین وہ اچھا ہے کہ بین ویسا کر بھی دکھاتے ہین۔ ایک وہ معانقہ ہے کہ جنکو کرتے ہی پرانی کدورتون اور شکر رنجی کی گردون پر جہری پہر جاتی ہے اور پہر اسلامی اخوۃ اور دوستی مین ایک تازہ روح پہونکی جاتی ہے اور پہر وہ سچے دوست بلکہ بھائی بنجاتے ہین۔ یہ دوسری قسم کے لوگ تو کسی مسلمان بھائی کے اغراض کو اپنی اغراض پر مقدم نہین رکھتے مگر ایک دوسرے کے

سبھی کوشش کرتے ہین

ایسے مسلمان بہی اب کم بلکہ بہت کم نظر آتے ہین۔ اب ایک یہی معانقہ ہے جو بہت رائج ہے اور کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ جہان انہون نے کسی ملاقاتی کو دیکھا اور بظاہر ایسے زور سے لپٹے ہین کہ شیدا ہون کی نظر کی دوڑ کا سمان نظرون مین پہر جاتا ہے اور وہ چپا چپ معانقہ و مصافحہ ہوتے ہین کہ دنیا مین اگر کسی کو شیفتگی اور گرویدگی ہوگی تو بس اتنی ہی ہوگی۔ وہ منافقانہ مسکراہٹ وہ چلتے ہوئے فقرے وہ صرف زبان سے مبارک باد مگر دل مین یقینی اس کے خلاف ان خابرداروں کے مصافحہ کشتی گیرون کے مصافحہ کی طرح ایذا رسانی کی گویا ابتدا ہوتی ہے ان زبانی دوستون کے معانقے پہلوانون کے پیچون کی طرح ایک اپنے بھائی کو پچھاڑنے کی فکر مین ہوتے ہین ان پر تکلف مصافحون اور معانقون سے فارغ ہونے کے بعد انہین دوست کے متعلق ذرا چہیڑنے اور پہر بگڑی ہوئی سارنگی کی طرح اون کے بے ہنگام آوازے سن لیجئے انکی زبان اور دل مین زمین اور آسمان کا فرق۔ ان کی ظاہرداری اور اصلیت مین کوئی تعلق ہی نہین انکی گفتار اور کردار مین ممتاز مخالفت بلا ایسے مصافحے ایسے معانقے ایسی عید مبارک سے کیا فائدہ تمان مالدار تاجران اور سیٹھ صاحبان اور رئیسان اور بارسٹران پر مصافحون اور معانقون کا کوئی الزام ہی نہین آتا وہ کسی ایسے مسلمان نوجوان کیطرح

زرین جہولین

جسم پر نہ رکھتا ہو اور سونے چاندی سے اون کی طرح لدا ہوا نہ ہو یا کوٹ پتلون کے شکنجہ مین کسا ہوا ہو مصافحہ و معانقہ کیا معنے سلام تک نہین کرتے اور نہ اون کے سلام کا جواب دینا جائز سمجھتے ہین۔ اور واقعی ان غریب مسلمانون مین اور ان مین کیا تعلق کیا واسطہ۔ یہ ٹہرے آدمی اور وہ رئیس یہ ٹہرے مسلمان وہ جنٹلمین۔ بہلا پہر کس طرح اون سے سلام علیک ہو سکتی ہے ان غریبون پر اون کی یہ مہربانی کیا کم ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے وہ یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم ان غریب مسلمانون کے لیڈر ہین۔ لیکن اگر غریب مسلمان یہ کہین کہ یہ خان بہادر یہ خان صاحبی اور یہ سرکاری لعنتز اور درباروں کی رسائی ہماری ہی جوتیون کا صدقہ ہے یعنے ہماری لیڈری کا طفیل ہے تو پہر اس کا کیا جواب ہے کچھ بہی نہین۔ مگر کون سنتا ہے فغان درویش ان غریبو کی گورنمنٹ تک رسائی ہی کہان ہے جو وہ اصل حال گورنمنٹ کے گوشگذار کرسکین اون کی یہ مجال ہی نہین کہ اوف بہی کر سکین اس لیئے لامحالہ او نہین ہر چہ آید بر سر اولاد آدم بگذرد کہکر خاموش رہنا پڑتا ہے اس لیئے یہ چہوٹے اعزاز والے اور سر چڑہ جاتے ہین اور غریبون کو سینے مین کوئی گوشہ اوٹہا نہین رکھتے۔

اولوالعزمی کا نتیجہ اور علم کی قدر

ابہی تھوڑے ہی تو دن ہوئے کہ ہمنے بمبئی کے ایک ہونہار صالح عالم اور گراجویٹ نوجوان مولوی محمد یونس بی۔ اے ال ال بی کی کامیابیون کا اخبار مین مختصر سا ذکر کرکے مبارکباد دیئے تھے اور یہ سوچا تہا کہ بس اب ہمنے بسم اللہ کردی ہی اونکے عزیز قریب دوست آشنا اس کام کو پورا کردینگے مگر کچہ دنون تک خاموش دیکھ کر ہمکو خوف ہوا کہ قوم مین قدر علم کا مادہ ہی نہین یہ خبر ہی نتھی کہ یہ خاموشی خاص خاص حضرات کی بمبئی مین نہ ہونیکی وجہ سے تہی آخر ملا محمد یونس صاحب نے اپنی فاتحہ سے مبارکبادون کا افتتاح یون کیا کہ ایک چہوٹی خاص مجلس مبارکباد ترتیب دی منتخب بہلے مانسون کو جمع کیا اول ول اڈریس سنایا بعض خوش تقریرون نے بذلہ سنجیان بہی کین خوش مزہ کافی پی پان کہایا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوئے اسکے بعد ہفتہ گذشتہ کو مولوی محمد یونس صاحب کے عزیزون اور قومی احباب نے ایک دہوم دہام کا جلسہ کیا آدمیون کی تعداد اتنی تہی کہ کوئی کرسی خالی نہ تہی معزز مشاہیر قوم شبل خان بہادر۔ قاضی محمد علے مرگہے جناب قاضی مہری اور قاضی چیپانی جناب مولوی عبد المنعم صاحب مولوی سلیم صاحب مولوی دین محمد صاحب اور مولوی نظامی صاحب حسن میان خلیل بارسٹر مع برادران جناب قاضی محی الدین صاحب بارسٹرایٹ وغیرہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تہے پہلے اسپیچ بازی ہوئی اور چونکہ قاضی مرگہے صاحب وقت پر موجود نہ تہے اونکے نعم البدل قاضی کبیر الدین صاحب کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے بہتمم جلسہ مسٹر عبد القادر کھنگلے نے ابتدا مین ایک جامع تقریر مین مولوی محمد یونس صاحب کا ایک طرف تو علوم عربی فارسی مین اور دوسری طرف علوم انگریزی مین کمال پیدا کرنا بیان فرمایا اور پہر

ایک اڈریس پڑھ سنایا

جس کا ظاہر نظر فریب اور باطن حیرت انگیز تھا۔ پہر صدر جلسہ نے ایک مختصر مگر پرمذاق تقریر کی پہر چند احباب نے تقریرین کین جنکا ماحصل یہ تہا کہ قوم کو ایسے ہی نوجوانون کی ضرورت ہے جو دینی علوم مین مہارت تامہ کے ساتھ انگریزی مین بہی اعلی درجہ کی قابلیت رکھتے ہون ورنہ قوم کی بیماری کا علاج نہ صرف انگریزی خوانون سے ہوسکتا ہے اور نہ فقط عربی دانون سے۔ اخیر مین مولوی محمد یونس نے نہایت ہی برجستہ تقریر مین یہ ثابت کر دیا کہ اونکے احباب کے امیدین خلاف واقع نہین ہین پہر مولوی محمد یونس کو ہار پہنائے گئے بیش قیمت صندوق مین وہ اڈریس اور ایک دوسرا اوم چہلا اڈریس جو بعض احباب نے فرط محبت سے لکہا تہا اون کو دیا گیا پہر حضار جلسہ نے پرتکلف اور لذیذ کہانے کہائے اور رخصت ہوئے بعض احباب جو ٹہیرے رہے اون کے تفریح طبع کے لئے کچہ دلچسپی کا سامان مہیا کیا گیا یعنے جسمانی غذا کے ساتھ ہی بقول متصوفین روحانی غذا سے سیر ہوکر باقی ماندہ حضرات بڑی رات گئے رخصت ہوئے جس نیچر گروہ اور سنجیدہ پارٹی نے جلسہ تہنیت کی تکلیف گوارا کی اگرچہ اون نے اپنا فرض ادا کیا ہے اگر وہ ایسا نکرتے تو دشمن قوم کا الزام اوسپر عائد ہوجاتا اسلئے اوسنے جو کچہ کیا اپنے سر سے الزام کا بوجہ اوتارنیکے لئے کیا مگر نہین فی الجملہ ہم اوس پارٹی کا شکریہ اسلئے ادا کرتے ہین کہ اس کارروائی سے اسلامی قوم کے نوجوانون کے دلون مین اعلی درجہ حاصل کرنیکی امنگ پیدا ہوگی اور بڑی بڑی امنگونکے ساتھ وہ حصول علم کی کوشش نہین تہین عام مسلمانونکو مفتخر کرنیکی کوشش کرینگے اب ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین کہ خدا کرے

ہندوستان کی یہ قسمت کہان

ہندوستانی ہی عجیب سست عقیدہ لوگ ہین اپنی قسمت کی کایاپلٹ کی ذرا کوئی خبر اون کے کان مین پہونچی اور وہ خوشی کے مارے جامے سے باہر ہوجاتے ہین وہین فوراً یہ یقین آجاتا ہے کہ ہان اب دنیا کا سایہ ہمپر سے اوٹھگیا مخالفین کو ہم پر رحم آیا اور آیندہ چین سے گذرے گی۔ بیوقوف یہ نہین سمجہتے کہ حق کی تقدیر کے مٹکی نہین کرنا رفو۔ ہندوستان کی قسمت بگڑ کر کہین بننے والی ہے۔ بیوقوف توانس کا بہلا کرنہین سکے پہر کہین کیا امید ہوسکتی ہے دیکہی نے یورپین تجارت کو ماند کردیا یورپ والون نے یہ ترکیب کی ہے کی طرح ہندوستانیون سے اظہار ہمدردی کے اپنا الو سیدہا کرنا چاہیے اسلیئے اونہون نے بطور ظاہر داری دہوم مچا رکہی ہے کہ غریب ہندوستان کی حالت بہت خراب ہورہی ہے گورنمنٹ کی بداعتدالیون نے اسکا بھرکس نکال دیا اسلیئے اوس پر رحم کرکے یہان ملکی انتظام مین اصلاح کرنا چاہئے یہ خبر سنتے ہی ہندوستان والے بہت خوش ہوئے کہ لو دشمنون بہی اب ہماری حالت پر رحم آگیا اور چونکہ گورنمنٹ اعلی تک اونکی آواز پہونچ سکتی ہے اسلئے انکے ذریعہ ہماری دادرسی ہوجائیگی۔ بہائی ہندوستانیو نہین بہول سے بہی یہ امید نہ کرنا کہ انکا شاز کی چیخ پکار سے تمہارا بہلا ہوگا ہان اتنا ضرور ہوگا کہ تمہین انکا شائد دلون سے ہمدردی ہوگی اوسکو انگلے تجارتی تعلقات کو قائم رکہنے کی کوشش کرو گے اور اپنی تجارت کو خاک مین ملاؤگے۔

آفرین باد برین ہمت مردانگان

بمبئی کے بعض عالی ہمت بلند حوصلہ عورتون نے
خرابی کمزوریون کا علاج تجویز کر ہی لیا۔ پاون کی
بیڑیون اور سینے کی حد و قیود سے اونکی بلند پرواز
فکر و چکی اور بہت کچھ انکی اپنا نکما پن اون نے دیکھا
نگہبد مردون کے آئے دن کے جور و ستم سے
وہ اکتا گئین۔ مردون کی گوشمالی کی فکر آخر انہون
نے کسی ایک روز اکھاڑا بندی کر کے انہون نے
یہ تجویز کر لی کہ عورتون کے لئے بھی ایک اکھاڑا
ہونا چاہا اور ضرور ہونا چاہیے اوس اکھاڑے
میں تمام جمع ہوکر ورزش کیا کرین اور
جمناسٹک سیکھین۔ تاکہ اپنے سے اپاہج مریل
اور کمزور ہونیکا الزام نکل جائے۔ تاکہ
آیندہ نسلین تندرست اور توانا پیدا ہون
تاکہ بیماری اور عوارض جو اکثر عضو ضعیف پر
گرتا ہے نہ گرے۔ ملک الموت بیچارا بلا اجازت
وقت بے وقت اونکی منزل مین نہ گھس
آیا کرے۔ اور تاکہ اون مردون کو جا بیجا
حکومت اور زبردستیون کچھ عوض ملجاوے
اور ان سے ایسا بدلہ لیا جائے جیسی کا دودھ
انہین یاد آجائے۔ اور ایسے ناکون چنے چبائے
جائین کہ عمر بھر یاد ہی تو رکھین۔ بس مردون
کی ڈیڑھ پہر کی بادشاہت کا اب خاتمہ ہونا چاہیے
ایسے داؤن پیچ سے انہین پیٹا ہو کہ دن کو تارے
نظر آجائین۔ ہر کام مین بندش ہر کام سے
روک تمام آخر کہان تک ہر بات کی ایک حد بھی
ہوتی ہے۔ اب مردون کی بندش اور روک
تمام کاٹ کر اور پھاڑ کر رکھ دینا چاہئے۔ آخر وہ
کونسی بات مردون مین ہے جو ان مین نہین۔
کیا ان کو نفس ......

دل و دماغ نہین دیا؟

کیا اون کے سینون مین دل اور دلون مین
خواہشین نہین؟ یہ کونسا انصاف ہے کہ مرد اپنی
خواہشین جہان اور جسطرح چاہین رفع کرین اور
عورتون کو نادری حکم ہے کہ وہ چار دیواری کی قید
مین گھٹ گھٹ کر جان دے دین۔ بھوک لگے
اور کھانا نہ کھائین پیاس معلوم ہو اور اوسکے
بجھانے کی فکر نہ کرین۔ نفسانی خواہشین
پیدا ہون اور انکو اندر ہی اندر کچل ڈالین۔ آجا
کے یہی عذر دکھایا جاتا ہے کہ مردون مین اتنی
قوت اور طاقت ہے کہ وہ ہر پیشے مین پاؤن
ڈال سکتے ہین۔ اور عورتین مردون کی ریس
نہین کر سکتین۔ اسلئے کہ عموماً ضعیف القوی
اور ناتوان ہوتی ہین۔ بس اس عذر کا اڑا
ہی توڑ دینا چاہیے نہ عورتین کمزور رہین گی اور
نہ مردون کی یہ زبردستی چلے گی۔ خوب خوب
ورزشین کرنے کے بعد تو دم خم ماشاءاللہ
کچھ اور ہی ہو جائینگے۔ اور پھر ان تعلیم
یافتہ جینٹلمینون کی حالت دیکھنے کے قابل ہوگی
جنہون نے یونیورسٹی کی ڈگریان تو لے لی
ہین۔ مگر صرف ہڈیون کو مزا مین تعلیم کی بدہضمی
سے انہین سانس کا چلنا پھرنا مردہ بنا رکھا
ہے۔ ہمکو انہین جان بلب نحیف و زار
جینٹلمینون پر رحم آتا ہے کہ یہ مرد انگلن
عورتین آخر ان کی کیا گت بنائین گی۔ یونیورسٹی ہی
نے تو ان کو مرزا پھویا بنا دیا اور ان کی
عورتین ہوتین ماشاءاللہ ڈنڈ پیل لال لال
طاقت ور زور آور۔ بس یہ پڑھیان جم خانہ
مین ورزش اور گھر وقت مین فوٹ بال
کھیلا کرین گی۔

با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

حضور امیر حبیب اللہ خان صاحب نے لسان الغیب
مولانا حافظ شیرازی کے مصرعہ عنوان پر جسکا پابندی
کے ساتھ عمل شروع کر دیا ہے ان کے والد ماجد
نے کسی ملکی مصلحت سے بہ تقاضائے وقت
بدنی ظرف سے تمام مشکوک سردارون کو خارج
کر دیا تھا۔ اوران کی حین حیات مین کئی باران
معتوب سردارون کی طرف سے عفو کی درخواستین
ہوئین مگر انہون نے ایک نہ سنی۔ اور انہین
ہمیشہ خانہ بدوش ہی رہنے دیا۔ مگر امیر
حال نے امیر مرحوم کی اس پالیسی کو موجودہ
ملکی حالت کیلئے غیر ضروری سمجھا ہے عام
طور پر تمام رانندۂ درگاہ سردارون کو اجازت
ہے کہ آئین اور اپنے اپنے آبائی کھوئے ہوئے
حقوق حاصل کرین۔ امیر صاحب کی اس
عالی حوصلگی سے بہت لوگون نے فائدہ اٹھایا
پہلے تو اکثر کا یہ خیال تھا کہ امیر صاحب کی اس
مین کوئی چال ہوگی۔ امیر مرحوم نے انہین زندہ
تو چھوڑ دیا تھا۔ مگر انکا ارادہ ہے کہ صفحہ ہستی
پر ان کا وجود ہی باقی نہ رہے تاکہ آیندہ ہم سے
کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو۔ مگر اون کا یہ خیال غلط
ثابت ہوا جن لوگون نے ہمت کرکے امیر صاحب
کی دعوت کو قبول کیا اونکی بہت قدر و عزت
کیگئی۔ تمام ضبط کی ہوئی جاگیرین اونہین
واپس دی گئین۔ اور سابق عہدون پر ممتاز
کئے گئے۔ اسکے کم ہمتون کا بھی دل بڑھا
اور جوق جوق کابل امیر کابل مین شامل ہونے لگے
اب امیر صاحب نے ایک اور اعلان شائع کیا ہے کہ جو
لوگ بھی امیر المومنین تسلیم کرینگے اونکی امداد اور
حفاظت کا مین ذمہ دار ہون امیر صاحب نے نیز بھی ...

پادریون اور آریون کو خوشخبری

چونکہ ہندوستان بدنصیب ہندوستان کے اکثر
علاقون مین قحط کے ہولناک آثار دکہائی دے
رہے ہین زمیندارون کے زمیندوز ہونے اور
کسانون کے گڑبچ مارے جانے کا زمانہ آگیا ہے
وہ دلشکن اور دلخراش زمانہ اپنا تسلط جماتا جاتا
ہے - جس مین قحط زدہ ماںباپ بہوک پیاس کی
ناقابل برداشت تکلیفون سے عاجز آکر اولاد
سی عزیز چیز کو روٹی کے ٹکڑہ یا مٹہی بہر غلہ پہ
فروخت کردینے پر مجبور ہوتے ہین - اس خیال
سے کہ ان کی جان تو تکلیفون سے انکو تہوڑی
دیر کے لئے راحت ملجائیگی - اور ان کے بچے
بہوک اور پیاس کی سخت عذاب سے اون کے
سامنے تڑپ تڑپ کے جان نہ دین ایک طرف
تو مصیبت زدہ مخلوق پر یہ تباہی چہائی جارہی ہے
اور دوسری رحم مجسم پادری اور ہمدرد خلایق
آریہ شادیان مناتے نظر آرہے ہین - کہ بلی کے
بہاگون چہینکا ٹوٹا - مختلف اقوام و ملت کے بے
زبان اور بے بس و بےکس بچون کو گہیر گہار کے
اپنی اپنی قومیت کی توسیع اور اپنی اپنی فریب کاررواءیان
کی کامیابیان دکہانے کے لئے - اون کے آفت زدہ
ماںباپ کو ایک ناچیز قیمت دیکر لے لیتے ہین اور
ان خلایق فریب حیلون سے وہ یہ ثابت کرنے
کی کوشش کرتے ہین کہ اور مذاہب کے مقابلہ مین
اون کا مذہب نہایت سچا بہت ہی کہرا اور سب سے زیادہ
خدا کے نزدیک تو معلوم نہین مگر ہندوستان والون
کے نزدیک مقبول ہے - باین ہمہ ہم ان تمام
پادریون اور آریون کو خوشخبری دیتے ہین کہ
اون کی کوششون اور نتیجہ بخش محنتون کا زمانہ آگیا
ہے - وہ اپنے فرایض بجا لانے کے لئے

طیار ہوجائین

اس لئے کہ ہمارے واعظون کو یہ توفیق ہی نہین ہے
کہ وہ توسیع امت کی کوشش کرین انکو مسلمانون
کے تکفیر سے اتنی فرصت کہان کہ وہ مسلمانون
کے تکفیر مین کوشش کرین اونکو مسلمانون کو باہم
لڑانے سے اور بروجہ حلال اسطرح اپنی جیب بہرنے
سے وقت کہان ملتا ہے کہ مسلمانون کے بیکس اور یتیم
بچون کو عیسائی اور آریہ ہونے دین اونکو مسجد ہی
کے منبر پر جلوہ افروز ہو کے مسجد مین آنے والے
نمازیون ہی کو نماز کے مسائل سنانے سے اتنی
مہلت کہان ملتی ہے کہ وہ باہر نکل سکے غیر قومون
کو دین اسلام صداقت کے ثبوت اور اوسکے فضایل
سنائین - انکو فتنہ انگیز فتاوی سے کہ یہی اونکے
رزق حلال کی کنجی ہے اتنی فرصت کہان کہ اسلام
اور پاک اسلام پر جو بے پایہ اور بے بنیاد الزامات
لگائے جاتے ہین انکی تردید مین کچہہ لکہین انکو
جمعے جمعے پر وعظ کہتے پہرنے سے اتنا وقت کہان ملتا
ہے کہ وہ ایک جگہ جمکر مسلمانون کے رفاہ و بہبودی
کے لئے کچہہ سوچین - انکا کبر نفس انکو اجازت
کب دیتا ہے کہ وہ پادریون اور آریون کی طرح
سرراہ کہڑے ہوکر عام مخلوق کو دعوت اسلام دین
رہے مسلمان رئیس اور امرا اور سیٹھ صاحبان
اگر اسلام مٹتا جاتا ہے اگر مسلمان تباہ ہوے
جاتے ہین اگر قوم معدوم ہوتی جاتی ہے تو
مسلمانون کے معصوم بچے پیغمبر خدا محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ اطاعت سے نکلکر حضرت
کرائسٹ یا آریہ اوتارون کے مطیع و معتقد ہونے پر
مجبور کئے جاتے ہین تو اون کی بلا سے اونکے صدقے
سے اون کی بیزار سے اونکو ماں باپ پنشیاں اوڑانی
ملتی ہین - خوشامدیان بزم ہے اون کو

فرعون بے سامان

بار کہا ہے بیطلبی دوست انکو سبز باغ دکہا رہے
ہین - رنڈیان اور بہڑوے انپر قربان ہو رہے
ہین - ارباب نشاط کی اعلی صحبت سے فیضیاب
ہو رہے ہین - اون کی نجات و مغفرت کے لئے
یہ کافی اور کافی سے زیادہ ہے کہ کلکٹر و کمشنر اون
سے ہاتہہ ملا لیتے ہین - دربار مین انکو کرسی
ملجاتی ہے اون کے ایمان کی صحت ان کی
دینی حمیت کا یہ سرٹیفکٹ کیا کم ہے کہ انکو گورنمنٹ
نے قدردانی کو کام فرما کر خانصاحب یا
خان بہادر بنا دیا ہے نے سارے
و مناقب ہوتے ہو لاقی ہے جو
اون سے چاہا جاتا کسی قومی اور
دینی خدمتین ... سے امید کیجاتی ہے
... یان و آریہ صاحبان اون
اس لئے ... اخلاقی و روحانی اور جسمانی تعلیم
معصوم بچون ... ورزش اب تمہارے ہی ذمہ ہے
و تربیت ... بہوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ
وہ مر ... رہینگے تو نجات پاءینگے اون کے
کر ... گو والدین کو اتنی تسلی تو ہوگی کہ ہمارے
... جگر گوشے بچہڑ گئے مگر زندہ تو ہین - اگر
وہ مسلمانون کے بچے تہے تو خدا کی واحدانیت اور
پیغمبر کی رسالت کا اقرار فطرتا ساتہہ لاتے تہے
اور بڑے ہوکر اوسکا عملی اظہار وہ کرتے مگر حوادث
زمانہ نے اونہین عیسائی یا آریہ بننے پر مجبور
کیا - خیر زندگی باقی تو ہے - کبہی اپنی نسل پر
رجوع کرینگے و گرنہ قسمت یا نصیب -
اللہ میان تو دونون گہرون کو آباد رہین گے
جس گہر سے کہ تمام دنیا پناہ مانگتی ہے وہ وہی گہر
بن رہین گے - اور وہین اپنی اوقات رایگان کا مزا لیا کرینگے -

معرکہ آرائی

ان کے آنے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

ہمارے نکڑ پنچ نوندل خیر پنچ شیرازی کہیر پنچ فورمی عیدو پنچ جھانک پنچ زاد پنچا پنچ آگئے میاں سخو اللہ بہادر کہئے ریاستوں نے تو شہزادہ بلند اقبال پرنس اوف ویلز کی تشریف آوری کے موقع پر وہ آن بان وہ شان و شوکت وہ تزک احتشام وہ فضیلت دکھلائی کہ جسکی نسبت یہی کہا گیا ہے کہ گئے اور ہمارا بیان شہزادہ بہادر کی آنکھوں نے پوچھ کر دیا دہلی دربار کی جھلک بھر کر منظر سلطنت شان و شوکت گویا اپنے نو تازہ ہو گئی [illegible] وان درخشاں نظر آنے لگے وہ افواج بے شمار [illegible] وہ رنگ برنگی پوشاکیں وہ جھک جھک کرتی [illegible] زرتاراں ہاتھی وہ زردوزی کی جھول وہ رتھ وہ [illegible] کہ جنکے دیکھنے سے چکا چوند آتی آنکھوں میں خیرہ ہوتی تھیں وہ لطافت وہ درخشانی وہ ہیرے کی وہ تجلی وہ نور کہ عقل دنگ۔ ابھی پنچ بہادر [illegible] و زمانہ تو کیا ابھی ریاستوں میں کاوشیں شیون و شین گر الامان جاری ہے ہیں آہ و زاری کی رنگ رلیاں ہیں [illegible] ہونے کی اوران بیچارے ریاستوں کے وہ شکنجے کر دئے وہ چولین [illegible] وہ پلٹن نکال دیا کی المدد۔ قصہ سنا ہو گا کہ کچھ بچے پانی میں پتھر پھینک پھینک کر دل کو خوش کرتے تھے اور بیچارے مینڈکوں کی جانیں عذاب میں تھیں روحیں قبض ہوتی ہیں انگریز بہادروں کی سیر شکار ہوگئی ریاستوں کا کچومر نکل گیا ہر کس نکل گیا۔ ایسے موقعوں پر ایسی بکل ایسی بڑی کے وہی معنی ہیں جو ایک نزع بالموت شخص کے چہرہ کا وہ رونق سے حرا ہوتے ہیں فقط سالی ملک چکیاں سے خشک سالی الگ ضیق النفس پیدا کرے گا گھوڑے طاعون کے الگ نقارے بجیں اور مصائب اپنی ہیز شکار پنج ہیت کہیں ریاستوں پر گوناگوں اصناف کے نئے نئے بار کبھی اے جی جی آو ہکیں کبھی وائسرائی صاحب وہ وہ گرین ہجنٹ صاحبوں کے تبادلے دیگر صاحب بہادروں کی سیاحی۔ ان مواقع کا انصرام کیا ریاست کی مالی قوت پر کم بار ہے؟ اسکے علاوہ بہت سی وہ مصیبتیں درپیش ہوتی ہیں کہ جن کا سبب خاطر گورنمنٹ عالیہ مقابلہ کرنے کی وجہ سے والیان ریاست ناقابل تصور کئے جاتے ہیں اور نوراً گدی سے علیحدہ کر کر بیرنگ کسی متبرک مقام پر بھیجدئے جاتے شہزادہ بہادر کی تشریف آوری کے موقع پر ان پر خوب ہی خرچ ہوا اور ان ریاستوں میں بڑے بڑے شہروں کا بھی تنگا کیا گیا اسمیں کوئی شک نہیں کہ تنگا رسکے مقام اب ریاستوں میں ہی باقی رہے ہیں مگر پنچ یہ بات صرف لجاجت و تملق ان ریاستوں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ تم نے اپنو بربادی کے بدلے جو نام حاصل کیا اوسکے صلے میں تمہیں کیا ملا اور اب کیا حاصل کرنے کی امید کرتے ہو بس اظہار شان و شوکت کے پاداش میں مدولت کی راہ میں ان کو بربادی کا سامنا الگ کرنا پڑیگا۔ زخم الگ گہرے ہو جاتے اور انہیں راجا مہاراجاؤں میں سے جب ان کی مالی حالت میں تغیر عظیم واقع ہوگا اور ریاستوں کو مختلف امراض وجع مفاصل مختلف صیغہ جات وغیرہ آ دبوچینگے تو انہیں راجا مہاراجاؤں میں سے بہت سوں قابل تصور کئے جائینگے دو ایک برس رسید یا کہ رسیدہ ہو گئے۔ کوئی ان ریاستوں کے کار پردازوں سے یہ تو پوچھے کہ جس حالت میں ہندوستان گرچہ مہاراجہ کا گریسی سر آور دہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا افلاس جتلا رہے ہیں ہزارہا [illegible] جہاں محض جوع و عطش سے ہی جان بحق تسلیم ہو رہی ہیں جس وقت کا نام نہیں ہے کہ ہنگامہ و دیگر پیشہ جات کو کچھ نہیں بچا رہے ہیں ہیں ریاستو تم میں کہاں [illegible] کر کبھی [illegible] فاروق ہے کہ ایسے موقعوں پر شان و شوکت ممکن ہو جائے اگر انکی حالت واقعی خراب ہے اور ایسے موقعوں پر یہ تمام شان و شوکت محض نمائشی ہے تو کیا یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کو ریاستیں بجای خلوص وفاداری کے اور ہی کسی بات کا اظہار دکھلاتی ہیں کیا ہمارے سرکار انگریز بہادر بال کی کھینچنے والے اسرار اصلی کو ضمیر دنیا سے لگانے والے ریاستوں کی اصلی حالت ناواقف ہیں؟ پھر کیا یہی لوگ انکی بیگانہ حرکات پر چشمک نہیں اڑاتے ہونگے؟ گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے اب کی بار ان ریاستوں پر کوئی جبر نہیں کیا گیا تھا کوئی سختی نہیں کی گئی تھی مگر ان ریاستوں نے اپنے پاؤں پر آپ ہی کلہاڑی ماری یہ بات ظاہر کرنے کے لئے کہ باوجود قحط سالی کے ریاستیں بہت ہی سرسبز و شاداب ہیں اور یہاں کے والی نہایت ہی دانا اور عقلمند اور دانشمند ہیں ہر ریاست نے وہ شان و شوکت دکھلائی کہ مغلیہ شاہنشاہ سے بھی بڑھ گئیں۔

مراسلہ

ہمارے پنچ بہادر کو

پنچ خاں اِک نگاہ ادہر کو ہو

مجمع المحاسن مطلع الدوانش عالم الغرائب واقف الغرائب عارف الطرائق۔ مجمرہ فائق قاطع الآلام دافع الزلزلہ و الزکام مقبول الانام پنچ بہادر سلمہ اللہ العلام تسلیمات و کورنشات کے گلزار پر بہار کا گلدستہ مشام والا کے عطر بیزی کے لئے محبوبہ افکار و حشو خیالات کے ہاتھ ارسال خدمت ہو رہے ہیں اور اس دور خزاں میں جبکہ ہر طرف باد سموم چل رہی ہے حیثیت جانکر مجسم تخیل بن اپنجانب علیہ الرحمۃ کے تحفیص اور کنکوز تو نے ادب ٹھیک دیکھا ہے معزز بیگ بس اس وقت آپ ہی کی تشریف آوری میں باوجود کی آنکھیں نرگس منتظر سے بھی انتظار میں ہوئی تھی کہئے مزاج مبارک کا تھرمامیٹر کتنی ڈگری چڑھا

ہوا ہے بجا ہے نرگس و سنبل و سوسن باغ مین ہر وقت سر
رہتے ہوا اور کیون نہ جبکہ نگاہ بلند مین کے آگے ہر لحظہ
جار کا سبارک دستور و تقریب سامان رہتا ہے اینجانب
بصد قدول متمنی ہے کہ باغبان حقیقی علی الدوام آپ کو
گلشن عمر کو خزان کے ناسیون دستبرد سے اپنے
حفاظت مین بہار جیسی رونق فزا چیز کا ظل بہار پر
رکہے مین آپکے ترقی اور عروج کے ہمراہ حضرت بہاد
پنچ بہادر جسکے صد ہا مضامین مین گلشن جان فزا
سا لطف ہوتا ہے برنا نمو آسمان ترقی کا بدر منیر
بنائے جبکہ نظر کرم بہار شامل حال ہو تو کیا خاک لطف
آئے۔ ابی سبقت آنے ہی آپ نے الفاظ کی بوچھار کردی اتنا
کہہ گئے لیکن ابتک راز منکشف نہ ہوا کہ ذات شریف
کا آدھمکنا کس غرض سے ہے لاحول ولا قوۃ عجب
بیجا تق ہو دفع ضرورت کیا کب سے گلے کا ہار بنی ہوئی
ہے۔ آپ جیسے نکتہ شناس دقیقہ رس مخبر عالم سے کونسی
شے ہے جو پردہ خفا مین چہرہ ڈہانکے گمنامی کے گوشہ
مین پڑی رہے۔ صرف ایک اشارہ سے دنیا بہر کے واقعات
کسی معشوق کی طرح اٹہلاتے ہوے جناب کے سامنے
دست بستہ موجود ہونیکو اپنا فخر جانتے ہین۔
یہ جینان لیڈیان حسینان پر ناز جنکی آزادی کی
دہوم آواز کوس سے بہی بڑہ ہے زیادہ پائیری سکوند سے
سے بہی بڑہ کر چار دانگ عالم مین پہیلی ہوئی ہے پلک
کے جہکنے ہی بصورت اخبار آ کر نیچا نہ مجلس کی
شمع محفل بنجاتی ہین۔ بالفعل یا بدولت ہی جناب کی
معشوق کو اپنی شکستہ الفاظ کے دریدہ لباس
پہنا کر جناب کی بزم فلک اقتدار کے جتر تابان بنانا
چاہتے ہین۔ خلد مستورات کی آزادی کے حالات
سنتے سنتے کان بہر گئے جسطرف نگاہ اوٹہاکر
سفید چہری والی لتہ پتہ بیبیان بلا خوف و خطر
آزادی کے لطف ہم آغوشی مین مصروف
بلکہ انکے مردون کے ہی کان کترتی تاکہ

کلب گہر سرکس جلسہ رقص و سرود وغیرہ وغیرہ بلکہ ہر
مین اپنی پتلی کمر لچکاتے انداز معشوقانہ دکہانے کو
تیار گارڈن پارٹی ویڈنگ پارٹی ڈینسنگ پارٹی
ین وغیرہ مین پارٹ لیکر اپنے ایکٹ سے خواہش نفسانی
پرشوق نگاہ ہونیکے زیر مشق ہونیکو موجود ایک عرصہ سے
ملک ہند کے گانے ڈانس ہی ان کے کرشمہ جات کو
اپنی نگاہون سے دیکہہ رہے ہین اور خصوصاً مغربی
تعلیم نے تو ایسے معاملات مین بزور حصہ لینے کے لئے
ہمارے یہان کے ان حضرات کو جن پر شباب کا عالم
ہے مجبور کر رکہا ہے اور یہ بہی لہو لگا شہیدون مین
داخل کے مصداق بتدریج اس راستہ پر قدم زنی
کر رہے ہین لیکن بھیا بیچ اب جانتے ہی ہندی
مانسون کو پرانے لکیر کے فقیر ہین جہان کسی امر کو
اپنے یہان کے رسم و رواج کے خلاف دیکہی فوراً چلا
اٹہے کہ ہان یہ کیسے کرتوت جن سے ان مغربی
رسوم کے شیدا ہونیکے بہت سی تمنا مین دل ہی مین
گھٹ گھٹ کر عدم آباد کو جا پہنچی ہین لیکن دیدہ اور
بیحیائی کے قربان کسی ایک داتی خواہیم شنک ونام
را کے مصداق بن اپنی بات کو انجام پر پہنچائے بغیر
نہین رہتے مرد وہی تو ایک عرصہ سے رال ٹپک ہی
رہی اور بہ وجوہ آزاد ہونے سے بعض بعض تو نین
کہیلے دل حصہ لینے کا موقع ہاتہ آتا ہے رفتہ رفتہ
مستورات نے بہی پہر انگڑائی بدلی اور فرقہ رجال
کی طرح بننے کے لئے ہاتہ پاؤن ہلانے شروع کئے
کیون نہ ہو مغربی تعلیم کا اثر مردون سے گذر
کر یہان بہی رنگ جمانا شروع کیا اور چند فرقہ مین
کہینچکر جنٹلمینون نے بہی ہاتہ بٹانا شروع کیا اور
لگے آزادی کا گیت گنگنانے اور اس کوشش مین
فرقہ والون نے پتلون سے ہی باہر ہو کر قدیمی رسوم
پر ہاتہ صاف کرنے لگے یہ تو کہیے کہ ابتک ہندی
مانسون مین غیرت و حمیت کا مادہ باقی ہے۔ لہذا

ان گیدڑان قوم ای تو یہ لیڈران قوم تمام ہاتہون کو
دہنکار رہا ہی ورنہ ان بیچے مانسون نے مان اپنون
کو پردہ کی چار دیواری سے خارج کرنے اور مردون
سے پہلو بہ پہلو کرنے مین کوئی دقیقہ چہوڑ رکہا تہا۔
تاہم ان کی بکواس کا اثر کچہ نہ کچہ پیدا ہوا اور
ہمارے یہان کے تعلیم یافتہ لیڈیون نے پوری طرح
نہین تو جزا ہی مساوی بننے کا ارادہ کیا ہے۔
چنانچہ جناب پرنس صاحبہ کے خیر مقدم و یادگاری
کے لئے یہان کے فرقہ مستورات نے چندہ فراہم
کیا تہا جس مین سے کچہ حصہ بچ رہا تہا لہذا اسکے
ٹہکانے کرنیکے لئے ان تعلیم یافتہ مستورات کا ایک جلسہ
ہوا جسمین مختلف تجاویز اسکے متعلق کیگئی من جملہ انکے
ایک یہ بہی تہی کہ ایک لیڈیز جمخانہ کلب کی بنیاد ڈالی
جائے جسمین ان ضعیف القوی فرقہ کو چست و چالاک
بنانیکے لئے سامان ورزش مہیا ہون تاکہ یہ کم طاقت
جماعت وہان آ کر پوری طرح اپنے بدن کی تنومندی
مین کوشش کرین اور اسکی محرک ایک پارسی لیڈی
صاحبہ تہین بات تو مفید مطلب ہے لیکن ہم ذرا اپنے
جنٹلمین مغربی روش پر مٹنے والے حضرات کو آگاہ کئے
دیتے ہین کہ بہت وہ بہی اچہی طرح اپنی ورزش اور
گرانڈیل بنا نہین کہ ہمت باندھ لنگوٹ کس کر صبح
و شام بلا ناغہ اکہاڑہ مین ڈنڈ بیل نے کو بیٹے آیا
کرین اور حتی الامکان تہ ہیا کہ مستورات سے پڑہنے چانکے
بننے مین سعی بلیغ کام مین لاوین اچہا تا کسی اور میان
میان بیوی کی تکرار واقع ہوئی اور بی صاحبہ اپنی
بات پر ہٹ دہرمی کرین اور میان کو نکمہو اور کم قوت
دیکہہ یہ ڈنڈ بیل بی صاحبہ جار دون شانہ چت گر چہاتی
پہ سوار ہو کر اپنی تمام باتین منوا لین گی اور بعد مین تمام
جنٹلمین اور گیدڑی دماغ سے اوتر پتلون سے بچہیے
راہ رو فرنگی ہوئے نظر آئینگے مان بیچاری کا برقعہ اوڑہ
اپنی جماعت مین کوئی ایسا ریزولیوشن پاس کر این جسکو

[illegible]

انوکھا واقعہ

عرف جگر سوزخان ساکن شہر ویرانہ آباد محلہ عاشقان مدعی (بنام) عرف معشوق علی ساکن شہر دلستان محلہ معشوقان پیشہ دلبری دعوی دلا پانے وصل یک شب بر بنائے پانچ ماہ اخراجات جگر سوزی مقدمہ سری تعین تاریخ شب وصال احکامات معمولی واسطے گرفتاری مدعا علیہ بنام ... عرف ولد ورزخان انسپکٹر صادر ہوئے انسپکٹر مذکور معہ ہمراہیان غم و الم مکان مدعا علیہ پر جاکر فورا گرفتار بسن خوبروئی مدعا علیہ کا ہوا مگر جسکم بنام انسپکٹر اجرا پایا چنانچہ اوسنے بیچ بلیغ حاضر دربار کیا۔ اظہار لئے گئے بیان مدعی۔ مدعی کا بیان ہے کہ جس روز سے مدعا علیہ بیان آیا ہوں بر شستہ شعلہ زنی ہوری سوختہ آتش دل ہوں اور برابر دوگوش کان مدعا علیہ کے بصد دل وجان عاشق و فریفتہ ہوا۔ بس وہ دن سے آجتک مزار ہا دکھ وغم والم اوپر سینہ کے کہائے لیکن اوس شہر پناہ اقلیم ظلم وناظر ملک لم تحصیلدار پرگنہ تعدی تہکار بجائی درکہ زمیندار مزرعہ جفائی کاشت کشت بیوفائی نے زنہار رحم کی نظر اوپر اس غریق ورطہ کلفت پر نہ کی کر قوح رنج و محن زورآور ہوئیں صبر و شکیبائی دور لائی اور میں شکیب کا میدان توقف و تامل سے سکت کہا کر فرار ہوا۔ مدار زرد دست مذلل گرگویم زبان زد وگر دم ہوشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد بیان مدعا علیہ کا بیان ہوکر میں مدعی سے واقف نہیں اور نہ میں نے کسی تیر ابرو سے اوسکو خستہ و دلریش کیا ہے حسن خدا داد ہے یہ تو ہزار ہا آتش دل جگر بریان سیری خوبروئی پر عاشق ہوکر کوچہ گرد مصیبت کے مین مدعی کے دیکھنے سے اختیار نہیں جو اپنے جانب رجوع کرلیتا۔ گر دے خویش آمدنے پیش۔ مدعی جو مجھ پر عاشق ہوا ہمیشہ رنج و مصیبت میں گرفتار رہیگا۔ بیان عاشق صادق ہونے کا محض غلط ہے۔ رائے حاکم نتیجہ مقدمہ بوکالت۔ عرف مظفر خان و فتح خان وکلائی مدعی و ... عرف ذلت خان و رسوا خان وکلائی مدعا علیہ پیش ہوا۔ چنانچہ مقدمہ دیوانی ہے۔ لہذا تنقیح طلب دو امور ہیں۔ اول یہ کہ مدعی عاشق صادق مدعا علیہ کا ہے یا نہیں دوسرے اگر حسن خدا داد اوپر مدعی عاشق ہوا چہ شعلہ زنی واسطے عشق کے بسبب مدعا علیہ عمل میں آیا یا نہیں۔ تجویز عدالت امر اول کی نسبت عدالت کی یہ رائے ہے کہ مدعی عاشق صادق مدعا علیہ اور ثبوت اوسکا اظہر من الشمس ہے۔ دوسرے امر کی نسبت عدالت کی یہ رائے ہے کہ اگرچہ حسن خداداد ہوتا ہے لیکن یہ لوگ غمزہ جادو ادا چشم نرگسین سرمہ سا گل عارض کو گلگونہ زیبائی کا دیکر یک ادا معشوقانہ و چال نازستانہ سے ایک عالم کو فریفتہ کرلیتے ہیں۔ ونیز حاکم اس محکمہ حسن و عشق نے جوش شاہد و جمال اوس بت رعنا کیا۔ تماشا نظارہ جمال سے جاتی رہی ہوش و حواس۔ خود بخود سینے اوسکے گلشن زخم پیدا ہوا۔ لہذا عدالت یہ جسکم و ڈگری صادر کرتی ہے۔

حکم ہوا

کہ جب قانون ڈیڑھیا دفعہ گیلا ایکٹ ترحمی ترکیب مدعی کو ڈگری واسطے دلا پانے وصل یک شب اوپر اوس غنچہ نو دمیدہ گل نورسیدہ یعنی ... عرف معشوق علی کے دیجاوے اور مدعی آجکی تاریخ سے مستحق بوسہ و بوسہ روزانہ کا ہوا۔ خرچہ فریقین ذمہ فریقین۔

خرچہ منجانب مدعی۔ عریضۂ دعوی۔ دو دفعہ آہ طلبانا۔ لخت جگر۔ محنتانہ وکلاء۔ نالۂ و آہ

خرچہ منجانب مدعا علیہ۔ بیان تحریری و وکالت نامہ کج ادائی۔ طلبانا۔ بیوفائی۔ محنتانہ وکلاء رسوائی۔

بہکگیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

دستخط حاکم اعلی ... عرف مشتاق علی خان۔ افسر اعلی محکمہ حسن و عشق بالمرقوم تاریخ بیقراری ماہ نثار سنہ انتظاری۔

نقل ... عرف ولد ورزخان ایڈیٹر۔ راجو رہیا پوری

خوب مارا بہی خوب مارا

سو بار مرکے عاشق جان باختہ تیر ادا کو پھر کہڑا روش زرد ہوگیا

الہی خیر حضرت حضرت کی سلامتی نظر نہیں آتی دیکہو حضرت یہی ہیں تو کہئے جاکر کچہ لے لیجئے۔ لاحول ولا قوۃ میاں کچہ بات ہی سہے۔ دماغ میں خلل تو نہیں آگیا۔ دماغ میں خلل آئے بیر سر و دشمنون کے یا نقد و نیکی پار ہوگئے جو حضرات یہی ہی لڑاوتے خوب مارا میں خوب پتہکار ا وقتی بڑی ہی موذی بد لگام کی خنجر کی گنجت سیل نے سارے ہندوستان میں خبر ات پر شورش مچا رکہی تھی۔ کیا کسی نے کسی عورت کی گردن پر خنجر مارا میاں تم تو واہی ہو۔ وہ چند روز کا واقعہ ہے۔ جو بازار کنٹرو زیون کا میں ہوا ہے۔ عورت کو مارنا بہی کوئی بہادری کی بات ہے خوب مارا بہی خوب مارا آخر خواجہ زادہ ہوگیا کہنا ہے۔ رستم کہی کان کاٹے کیون نہیں آپ آپ لیے بہادر ہیں۔ کیا کسے ریلوی کمپنی نے کمپنی کا رستہ مارا ارمان ہان تم نے خوب یاد دلایا مابدولت تو بہول ہی گئے تھے جو فرانسسکانہ کی کہڑکی بیرونی سے سڑک قدم شریف اور قبرستان کو جاتی تھی اب اس سڑک کا راستہ ریلوالون نے بالکل بند کر دیا ایک اور جگہ پر کاٹ کا پل بنایا ہے اوس پر غضب یہ کیا کہ اسکے چڑہنے کے جگہ ایسے بے ڈول و چلنے بنائی ہے کہ جنازہ لیجانے والونکو

اور ہزار ہا راہگیروں کو سخت تکلیف گذرتی ہے۔ مگر ہمارے اعلیٰ حکام اور دہلی کے اخبار بھی عام خلائق کی تکلیف رسانی اور فریاد و زاری پر توجہ نہیں کرتے بقول ؏

سنے جو نہیں دستِ ستم ایجاد کسیکی
ایک ایک کا منہ تکتی ہے فریاد کسیکی۔

اچھا اب پنجاب ذرا مراقبہ میں جاتے ہیں۔ ہاں لو پھر کیا کسی مدرس نے لڑکے مارا لاحول ولا قوۃ تم بھی نرے جو نپچ ہی رہے آجکل تم جانتے ہو کہ لوگ تعلیم سے کوسوں بھاگ رہے ہیں وہ زمانہ گیا کہ مدرس طلبا پر کسطرح کی سختی کا برتاؤ کریں آجکل تو یہ خیال ہے کہ اگر اوستاد ذرا جھڑک کر بولے تو لڑکے کا نباپ خود مدرس ہی کی خبر لے ڈالیں پھر کیا کسی مدرس کو کسی جاہل کندہ ناتراش نے مارا یہ بھی گورنمنٹ اسکول کا پُرانا واقعہ ہے اور مدرس کا مار کھانا کچھ دل لگی ہے کوئی ایسا ہی دھوتی پرشاد تو نڈل اور پشاول جیسے قد والا ہوگا جو پٹ جائیگا پھر کیا کسی کیمیا گر نے پارہ مارا تو بہ توبہ آپ بھی خانوں کی سیر میں پڑے ہوتے ہیں پھر کیا کسی قادیانی کو مارا پھر وہی بہک یہہ بھی کیا کوئی نئی بات ہے کئی جگہ حضرت اقدس کو لوگوں نے مارا حال میں جلندھر اور امرتسر کے باشندوں نے مرزا صاحب کو مارا دہلی میں حضرت لعنت اللہ نہ تو بہ حجت اللہ کی پیٹنے میں ایک بات کی کسر رہگئی تھی۔ مگر بچ گئی حضرت کی صلواتوں سے مزاج پرسی ہو کر رہگئی۔ پھر کیا کسی حکیم ڈاکٹر صاحب نے اپنے علاج کا چٹکلا مار کر کسیکو عدم آباد کو بھیجدیا یہہ بھی کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے آجکل آپ جانتے ہیں سیکڑوں نیم ملّا حکیم و ڈاکٹر حشرات الارض کیطرح پیدا ہوگئے ہیں ہزار ہا آدمی انکے علاج سے ملک عدم کو پہونچ چکے۔ مگر کس نے پرسید کہ بھیا کیا کرتے ہو گو نشتر۔ کچھ توبہ نہیں کرتے

پھر کسی نے کسیکو مارا کیا خیر دجال یا موٹی تازی چوہیا کو مارا کیا کسی ذغاز ی خنزیر یا اڈیٹر اخبار کو مارا بس آپ خدا کیواسطے جلد کوئی تازی بشارت سنائیں۔ مرا ادھر کی گپ شپ سنا ئیں اینجانب کے کان خاین شاین سنتے سنتے بہری ہو گئے۔ اب ضبط کی تاب نہیں اچھا ذرا آپ کان لپیٹ پٹا ڈالیئے بابدولت ولایتی مشین کی ڈھلے ہوئے تازی خبریں سناتی ہیں ایک منچلی ہانس نے پرسہ مارا مرزا حیرت کو اسقدر لکڑی اور جوتوں سے مارا کہ مرزا صاحب بوکھلا گئے گم ہو گئے چوکڑی بھول گئے لگے امام حسینؑ کی اثبات شہادت کا کلمہ پڑھنے اوس قاسمی پہلوان نے ساری لن ترانیاں اور مضمون کو مرزا جی کی خاک میں ملا دیا ہوا۔ پھیری رستم یکایک دیکھتے دیکھتے رنگی ہمارے مجتہد العصر کو مار کی دُھن دیا عذر معذرت ایک نسخے اس تشدد سے مرزا جی کا پتلون میں پیشاب بھی نکل پڑا گاڑی میں پڑ کر گھر کو سدھارے تمام شہر کی گلی کوچوں میں انکی مارپیٹ کا آجتک شور و غل مچ رہا ہے۔ تقریبا دو سو ناظرین انکے جنگ و جدال کیوقت جمع ہو گئے تھے مگر کسیکی مجال نہ تھی کہ اس معاملہ میں بولتا کیونکہ وہ مستعد سرجنگ اور نوجوان سید ایک خاندانی شریف اور امیر زادہ تھا۔ سنا ہے کہ وہ اسقدر مالدار ہے کہ مرزا جی کے تمام خاندان میں کوئی ایسا متمول شخص نہیں ہے۔ اسوجہ سے مرزا جی اور انکے حامی موالی فتنہ دیش بجان درویش۔ جاکر خاموش ہو بیٹھے کوئی کچہری عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کیا عرصہ تک مرزا جی اسی شرم اور صدمہ کے مارے بازاروں میں نہیں نکلے ہر بیچ آفت زسد گوشہ تنہا را وظیفہ گھر میں بیٹھ رہے ارمان تو بہ توبہ کر دکھلاتم کیوں خواہ مخواہ مارپیٹ کا الزام

کسی شریف اور امیر زادہ کی سر پھوٹتے ہو کیوں کسی بھلے آدمی کا نام لیکر بدنام کرتے ہو تمہاری عقل ماری گئی ہے دماغ شریف میں خلل آگیا ہے۔ بھلا کس کی مجال ہے۔ جو مرزا جی کیساتھ دست درازی سے پیش آوے شاید آپ مرزا جی کی گذشتہ اخباری تحریریں بھول گئے ہیں۔ مرزا صاحب فرمان چکے ہیں کہ رسول اللہ میرے خواب میں آتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ میرے ہاتھ کیساتھ کام کرتا ہے۔ روح القدس اور لاتعداد ان کی مدد پر ہیں پھر فرمائیے کسی ایری غیری کا کیا حوصلہ اور ہستی ہے جو مرزا جی سے آنکھ ملا سکے ہماری سمجھ میں تمہاری یہ باتیں صحیح نہیں معلوم ہوتیں اچھا تو پھر آپ اس واقعہ کا حال بیان فرمائیں کہ یہ کیونکر گذرا۔ ارہاں ذرا دم تو لو اینجانب مراقبہ میں جاتے ہیں۔ اے لو جلد اور مرزا جی کا سارا حال منکشف ہوگیا مسٹر کسی انسانی ہانس نے مرزا جی کو نہیں مارا یہ ساری خبریں انکی مارپیٹ کے غلط مشہور ہو رہے ہیں یہ تو مرزا جی کی روح القدس نے انکی تیغ زبانی اور جدت طبع کی داد دی تھی۔ مرزا جی کی سر پر دست شفقت پھیرا تھا اور کہہ رہی تھی کہ واہ بیٹے شاباش شاباش خوب تجھ کو تو نے کیہلوا دیکھیں شہرت کی سوجھتی ہیں ہم بھی تیرے جذبات دلی اور نئی رنگ خیالی کے قائل ہیں اور تمام جن و ملک بھی تیری بلند پروازیوں اور جدت جدیدی کے گن گاتی ہیں۔ دیکھ رات تیری شہرت کے خواہاں ہیں بقول۔ تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں ؏ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ٭ باقی آئندہ ٭

مراقبہ

کچھ لگی لپٹی کسی کی ہم نہیں رکھتے شریف
جب ہمارا قول سچا کیا کرے گا پھر حریف

بقیہ

آئندہ ورقم ایک خیراندیش حافظ دہلوی سے

سردی نے دم گھونٹ ڈالا

علاقہ برہما کی سردی مشہور اور علاقہ کابل کے رہنے والوں کا گنجہ جوڑا خاص ہے۔ رات کے وقت بجوا دیکر جبڑے سے جبڑا گرم دیکر میں ایک سے ایک بڑھکر ہے۔ یورپ علیا اولایت بھی سکڑ دم سکڑ دم کرتے رہتے ہیں کتنی ہی ہاتھی کی جھولیں یا گدے کے پالان کی تہ پڑی ہوئی ہو لیکن یہ ممکن ہی نہیں کہ ہاتھ بغل میں اور سر دونوں رانوں کے بیچ میں نہ اترا رہے جسم سے کپڑا ذرا سرکا اور یہ معلوم ہوا کہ برفانی جن سر پر سوار ہوا۔ کمبخت قافیہ تنگ کر ڈالتی ہے۔ خرابی یہ ہے کہ جو موٹی چربی والے ہیں وہ شال دوشالے اون پشم کسی نہ کسی گرم ڈھیر میں دبکر مزے سے گذار دیتے ہیں لیکن غریب لوگوں کیلئے آفت ہے وہ اگر آدمی کی کمال میں بھی آسکر آرام سے رات بسر کرنا چاہیں تو بالکل ناممکن ہے وہ اپنی قسمت کی سیاہی کوئلے سے رگڑتے ہیں۔ اور کوئلہ بھی لکڑی کا نہیں۔ اونکی سیاہ بختی پر بھی یہ تیور پڑگئے ہیں کہ پتھر کا بھی کوئلہ نصیب ہوتا ہو۔ اور اس کا دھوان اس بلا کا گیس ہوتا ہے کہ انسان کی روح کو دھوان بنا کر اپنے ساتھ اڑا لیجاتا ہے۔ چنانچہ حال کا ذکر ہے کہ بی۔ این۔ ریلوے ہوتوڑی اسٹیشن ماسٹر پرباہو داس یا ورسیر کی بیوی اور ایک ہوبن نے رات کو دس بجے انگیٹھی میں انجن کا بہت سا کوئلہ ڈالکر سلگا دیا اور دروازہ بھی کوٹھڑی کا بند کر لیا اور آرام سے گرم ہوکر سو رہیں مگر کوئلہ گیس کی گرمی نے دونوں کا خاتمہ کر ڈالا۔ صبح کو بڑا بو جی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ مگر جب کوئی جواب نہ ملا آخر مستری سے دروازہ تڑوا دیا۔ اندر گھسکر جو دونوں کو جنجھوڑا تو معلوم ہوا کہ کوئلہ کے گیس نے دنیا کی گرمی سردی سے ہمیشہ کیلئے نجات دیدی۔ ڈاکٹر اسسٹنٹ سرجن بابو ٹل بہاری سوکر جی ملازم بی۔ این۔ ریلوے نے اپنے قواعد کے موافق خوب دیکھ بھال کے کہدیا کہ ان کا برقی گیس بالکل خارج ہوگیا چنانچہ وہ دونوں مذہبی رسم کے مطابق چتا کی نذر کر دیگئیں۔

راقم

منشی محمد اسمٰعیل مخفی۔ موہدہ۔ بی۔ این۔ ریلوے

انگریزی جلالخوری

بیر دکمیر یہ نتیج تو مدل فقیر یہ نج شبراتی کم یہ نج اخبار دیکھے سر دار لعبت فرنگ کے نام بر ادر ملا کو یہ ہے کہ کتاب لا ئا تھا۔ بہشت ادنا کو کلام کو جانچ جیسے کی دولتی دو نیم بر صبح کے ایسے سبب جیسے چمکتے چہرے رخسار دونون پر لگتے ہیں شیطانی اور پیچ اوڑھے ہیں موجودہ زمانہ کی جلالخوری بتلاتی ہیں۔ مرزا قادیانی کے زمانہ کی عزیز قدر شفقت جانفشانی آجکل کی جلالخوری دیانتداری کی رو سے بمنزلہ درویش قصاب ہے جس ہنڈیا میں کھانا اوسی میں چھید کرنا اسکے مرغوب سنت و شکر احسان ہونا اوسی پر ایسا ہاتھ صاف کرنا کہ سب کا سب نکال کر کھا جو خود کی زندگی کا باعث ہو جسکے فیض سے طرب انبساط و لہو لعب عیش و نشاط وقتا فی فتن شادمانی جلال رفیع درجات نصیب ہون اور ہیچ دنیوی مہمات زندگی حل ہوں اور نازک مرحلے طے ہون اونہیں بعد فیوض جود مطلع کرم معدن میامن کو خنجر بے رحمی و شمشیر سنگدلی سے خاک میں ملانا۔ آجکل کی جلالخوری اسی امر کی مقتضی ہے از منہ باستانی کی وفاداری عہد سلف کی جان نثاری زمانہ ماضیہ کی نمکخواری قدیم الایام کی نیک کرداری اب عنقا ہوگئیں۔ یا اگر ہیں تو محض کتابی معاملہ ہے۔ دریغ بڑا افسوس ہے ایسے لوگوں کا وجود اب دربار ہند میں بہت نہیں ہوتا۔ اور تو اور بہار ہند کی جلالخوری انگلینڈ کے دشمن جرمنی کو بھی ... ہند کی دولت ہی بڑی بیوفائی کرتی ہے۔ وہ انکو پوچھتے ہیں کبھی گداگرون کی وہ خدمت کرتی ہے۔ انگریزی اصطلاح میں ... ہو کو گاڑی کے مقدم پہیئے پر بھی سوار کرائی ہے جسنے انکی دولت سے فیض اٹھایا وہ اسکا جانی دشمن بن گیا تم جانتے ہو انگلینڈ میں صدہا ایسے انگریز بہادر ہیں کہ جو اب ہند سے پنشن پا کر مزے اڑاتے ہیں۔ صدہا ایسے بھی ہیں کہ جو جلیل القدر عہدوں پر ممتاز ہیں مگر واہ رے ہندی دولت تیری بے وفائی جسکو تجربہ ہے عیش و عشرت کی دیگ کا نشتر کا تونے خون کر ڈالا۔ ایمان غارت کر ڈالا۔ اتقا و ورع میں فتور مچادیا الغرض جتنے ایسے شرفا ہیں سب کے سب اکا وارث مسکین ہند کی جان پر کمال مستعد ہوئے ہیں جب ان لوگوں کے قدم انگلستان کے ساحل پر لگتے ہیں۔ تو ہند کے متعلق چھیڑ دیتے ہیں کہ آئندہ وہ خیر تو آخود معاصرین ہیں انکے بے رحم تجربہ سے متمتع ہوں۔ اور ہند کی دولت کے ایسے عجیب گلاؤں کا سا ہند خالی ہو جاوے ...

قسمت کی ناداری ہوئی ... [illegible]

جاسوسونکی پورٹین

شہنشاہ جرمنی کی سالگرہ کی تقریب مین ایک جلسہ اہالیان جرمنی نے پیرس مین منعقد کیا تھا پرنس راڈولن جرمن سفیر نے فرانس کے پریسیڈنٹ سابق ہونے اور موجودہ منتخب شدہ پریسیڈنٹ ایم فایلرس کے جام صحت نوش کئے اور کہا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ الجیریا مین جو کانفرنس قایم ہوئی ہے۔ اوسمین مسئلہ مراکو اس طرح حل کیا جائیگا جس سے کل دول یوروپ کو اطمینان کلی حاصل ہو۔ کہا کہ عنقریب فرانس و جرمنی کے مابین ایک معاہدہ قرار پائے گا جو دنیا کی صلح کو قیصر جرمنی سے بڑھکر شاید ہی کوئی چاہتا ہوگا موثر ثابت ہوگا۔ برلن مین مجلس شوریٰ نے ایک ضیافت مذکورہ بالا تقریب مین کی تھی اوسوقت مجلس شوریٰ کے پریسیڈنٹ کاونٹ ڈی بالیسٹرم نے دوران تقریر مین کہا کہ قیصر جرمنی کا بندرگاہ ٹانجیر مین تشریف لیجانا یادگار واقعہ ہے اس تشریف بری نے مسئلہ مراکو جرمنی کی موافقت مین کر لیا ہے۔ تاہم وہان صلح قایم رکھنے کے لئے دشمن اندازون و قتیہ جواب دینے کے لئے مستعد رہنا چاہئے۔ مجلس شوریٰ کا فرض منصبی ہے کہ اپنے شہنشاہ کی حکمت عملی کی حمایت کرے۔ اور جرمنی کی وقعت و عزت قایم رکھنے پر عمل درآمد کرے۔

کہا جاتا ہے کہ پرنس رڈولن کی تقریر نے الجیریا مین عمدہ اثر پیدا کیا ہے۔ اور کاونٹ بالیسٹرم کے خیالات نے حیرت اور جوش پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیالات کے خلاف وہان اتحاد اور یقین پیدا ہو رہا کی

امیدین کیجاتی تہین۔

روسی مسلمانون کی کانگریس سینٹ پیٹرز برگ مین منعقد کرنے کی تجویزین ہو رہی تہین کانگریس کی شرکت کے لئے وکلاء دور دراز سے تشریف لائے تھے جن مین ترکستان اور ٹامسک کے وکلاء بہی شریک تہے۔ روسی گورنمنٹ نے اس کانگریس کے انعقاد کی سخت مخالفت کی ہے۔ ڈیلیگیٹون نے اس امر کی شکایت کاونٹ ڈیوریٹ سے کی ہے۔

ترکون نے عرب مفسدون کو سخت ہزیمت دی اور مقام عمران کی شکست مین جو آلات حرب و رسد پر شورہ پشتون نے قبضہ کر لیا تہا ترکون نے پہر حاصل کر لیا۔

مقام طفلس مین ایک بم کا گولہ اڑایا گیا روسی وایسرائے کے ایک خاص مصاحب جنرل گریوزناف مارے گئے۔

۱۷ جنوری ہز مجسٹی شاہ کرسچین فرمانروائے ڈنمارک نے آج صبح اپنے مہمانون اور مزاج پرسی کرنے والون سے گفتگو کی کسیقدر ضعف اور علالت محسوس ہونے سے دو پہر تک آرام کرتے رہے اوسکی ملکہ نے دو پہر کو تین بجے آپ کی مزاج پرسی کی۔ اور شاہ ڈنمارک کی حالت نازک ہونے کی وجہ سے گہر نے کے کل اصحاب کو پاس بلا لیا۔

۳۰ جنوری ۔ دو پہر کو ڈہائی بجے شاہ ڈنمارک کی طبیعت بگڑی۔ اور بستر پر استراحت کے لئے تشریف لیگئے۔ اور ساڑھے تین بجے آپ انتقال کر گئے۔ اسوقت روس کی ملکہ حاضر تہین دیگر اقربا اور گہرانے کے ممبر دیر سے آئے ہوئے تہے۔ سرکاری طور پر جو خبر شایع کیگئی ہے اوسمین بیان کیا گیا ہے کہ شہنشاہ

کی قلبی حرکت بند ہو گئی۔

شاہ انگلستان پارلیمنٹ کا افتتاح کرین گے۔ مگر اس تقریب کے لئے جو مقررہ مراسم ہین ان مین کسیقدر ترمیم سے کام لیا جائے گا ایک تار مین ظاہر کیا گیا تہا کہ شاہ ڈنمارک کی موت واقع ہو جانے کے باعث پارلیمنٹ کا افتتاح کرنے کی تاریخ منسوخ کر دی گئی تہی۔

کلکتہ مین جو وایسرائے کے یہان ناچ جلسہ ہونے والا تہا وہ فی الحال موقوف کر دیا گیا ہے۔

ایک تازہ خبر مین ظاہر کیا گیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی وایسرائے صاحب دو ہفتہ سوگواری کرین گے۔ برٹش کورٹ ۲ ہفتہ تک بند رہے گا۔ شاہ یونان ناروے اور سویڈن رسم تدفین مین شریک ہون گے۔

۳۰ جنوری ۔ آج پرنس فریڈرک متوفی شاہ ڈنمارک کا فرزند رشید ڈنمارک کا شاہ بنایا گیا۔ صدر اعظم نے شاہی قصر امالین برگ کی برجی پر سے صدائے عام لگائی کہ شاہ کرسچین انتقال کر گئے خدا شاہ فریڈرک کو بڑی عمر عطا کرے۔

میکاڈو شاہ جاپان نے شمالی جاپان کے اضلاع کے قحط زدگان کی امداد مین اپنی جیب خاص سے پچاس ہزار ین کی امداد دی ہے۔ فی الحال قریب ... لاکھ جاپانی فاقہ کشی کر رہے ہین۔ بہت سے ... اور بیوا ہین جنکے سرپرست گذشتہ جنگ مین مارے گئے۔

جدید شاہ کی جانب سے ایک تازہ اعلان شایع کیا گیا ہے۔ جسمین اوسنے وعدہ کیا ہے کہ ملکی آئین و قوانین برقرار رہین گے۔ ہز مجسٹی نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اکثر قیدیون کو رہا کر دیا ہے

لاہور مین قرار پایا ہے کہ مال منگوانے والے خود محصول چنگی ادا کیا کرین ورنہ قانون سے بات کیجائے گی۔

کٹارہ (شاہ پور) کے ملک عمر حیات خان ٹوانا صاحب کو بہی اعزاز ممبری ملا۔

امرتسر مین سوت کاتنے کا ایک اور دخانی کارخانہ قایم کرنا چاہتے ہین۔

کلکتہ پولیس کے چہہ افسران نے وہان کے اخبار ڈیلی نیوز پر نالش ہتک عزت دائر کی ہے۔

برما نام دخانی جہاز ہگلی مین ریتی پر چڑہ گیا ۰۰ ۰ ۸ ٹن کوئلہ رنگون لیجانے کیلئے بار تہا۔

حضور وائسرا ئے نے کلکتہ گورنمنٹ ہوس مین مسٹر بی ایم مالا باری سے ملاقات کی۔

ملتان مین رنگروٹ کے چرانے والون کو ۶ سے ۱۲ سال تک کی قید ہوئی۔

جنگلات پنجاب کی آمدنی پچہلے سال ۶۱ لاکہہ تہی۔ ۱۹ لاکہہ منافع ہوا۔

ریاست ہائے پہولکیان۔ چنبہ گوالیار کے ساتہہ منی آرڈرون کا تبادلہ جاری کیا گیا۔

اسی ماہ مین ہند سے ۱۷ لاکہہ ۶۰ ہزار ہنڈرڈ ویٹ چاول باہر گئے۔ تخم السی ۲۱۲۸۷۴ ہنڈرڈ ویٹ۔

ماہ نومبر مین سرحدی صوبہ کی آمدنی ۳۰ لاکہہ ۱۲ ہزار تہی اور خرچ ۳۹ لاکہہ ۸ ہزار

ہزارہ کی میونسپلٹی نے ایبٹ آباد ہری پور نوان شہر پر قانون چیچک لازمی

کیا۔ کہ تمام بچے ٹیکا کرائین۔

مسٹر جے ڈی لاٹوش لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ ۱۴ نومبر سے ریٹائر ہونگے

پچہلے سال علیگڈہ کالج کی آمدنی ایک لاکہہ تہتر ہزار تہی۔ بچت ۶ ہزار۔

نواب احمد علی خانصاحب بہادر رینٹ مالیر کوٹلہ وزیٹر کالج علیگڈہ مقرر کئے گئے ہین۔

نواب محمد فیاض علیخان صاحب بہادر بالقابہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان علی گڈہ کالج مقرر ہوئے۔

علی گڈہ کالج وسکول مین کل ۵۰۰ طلبہ ہین۔ ان مین ۱۳ یورپ کے ہین

راولپنڈی کے میدان سوہان مین مسکٹری کی تربیت کی جماعت ۱۰ فروری سے جاری ہوگی۔

موسم بہار کے پہولون کی سیر دہلی کے ویکفیلڈ پارک مین ۲۰ مارچ کو ہوگی

پچہلے ہفتے علاوہ ملتان کے میانوالی وسیالکوٹ مین ٹڈی دل آیا۔

رہتک گوڑگانوہ۔ کالکا۔ دہلی۔ انبالہ۔ سیالکوٹ مین چارہ کی سخت قلت ہے۔ مویشی بیکار ہوتے جاتے ہین۔

ہندوستان مین ایک لاکہہ ۸۰ ہزار آدمی خیراتی کام کر رہے ہین۔ وسط ہند مین ۳۰ ہزار ۹ سو کے قریب اور صوبجات متحدہ مین بہی روز افزون ترقی ہے ان کی مدد قحط فنڈ سے کیجاتی ہے۔

(۲۱) اکیس لاکہہ روپیہ جمع ہے اور ۸۰ لاکہہ تک جمع کرین گے۔

لارڈ کرزن کا چندہ یادگار ۹۰ ہزار روپیہ تک جمع ہوگیا ہے۔ راجہ صاحب جیند نے ایکہزار دیا۔

دہلی مین ۸ وین پلٹن راجپوت کے مسکوٹ مین ۴۰۰ سو روپیہ کی چوری ہوگئی تحقیقات جاری ہے۔

کابل کی تازہ خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر صاحب کابل جلال کے دورہ پر تشریف لیگئے۔ درمیان مین دورہ کا ارادہ بوجہ قحط کے فسخ کر دیا تہا۔

وٹرنری کالج لاہور کے طلبہ کے لئے بہی ایک ہاسپٹل قایم کیاجائیگا۔

پنجاب کے کم عمر نوجوانوں کو کسی جرم کی پاداش مین قید کی سزا پائین گے انکی میعاد زیادہ سے زیادہ ۲ سال ہوگی۔

سررشتہ زراعت پنجاب کے ڈائرکٹر واسسٹنٹ ڈائرکٹر کا صدر مقام لائلپور مین قرار دیا گیا۔

نارتہ ویسٹرن ریلوے نے سررشتہ جنگلات سے لکڑی لینا بند کیا۔

پنڈ دادن خان (جہلم) مین ایک سرکاری گرل سکول جاری کیا گیا۔

حیدرآباد دکن مین نمایش کی یادگار کے لئے نقرئی انتخاب ہوئے ہین۔

سررشتہ رسدات کراچی کے دفتری عبدالکریم کو جعلی چک چلانے کے جرم مین ۲ سال قید سخت کا حکم ملا۔

حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدی واقع بمبئی بہنڈی بازار مین چہپا کر اپنے لئے اسی مقام سے شایع کیا